

مرحوم صدر کے ماتحت پاکستان ہی سبکے بڑی حقیقت تھا، اس نے پاکستان نے ایسا ہزر عمل اپنایا گیا وہ شکن منے ہیں اس کے قریب تعلقات میں اور ماں کو سے بھی تعلقات بہتر بنانے کی کوشش کر رہا ہے۔ ایک بات فیما نے تسلیم کی گئی اور وہ یہ کہ مسئلہ افغانستان سے بھارت کا کوئی نفع نہیں ہے، اسی نے زبانے نہیں کی اس دعوے کو کہا ہے مگر پر
گاندھی سے مباحثہ کیا جائے۔ مگر مسترد کر دیا۔ اس طرح وہ سرکھی لڑائی میں بھیس کر رہا ہے زبانے نہیں کر رہا ہے، اسی وجہ پر
لیکن اور اسلامی سلطنت کے نظام کی قوت کے خلاف صرف آرا بھی نہیں۔ جو کہ نئے افغان حامدین اور ضیار الحجت
شہید قدم آگئے بڑھاتے ہے معاصر غیظیم ہوں تو کافی ہی بڑی آتی ہیں اور خلافات بھی بڑے آتے ہیں۔

طیارہ کی - ۲۰۱۸ کی تباہی کے تقریباً چار ماہ بعد پیش منظر میں ایک محسوس تبدیلی ہوئی ہے۔ سارک
کا نہش میں نہ صرف یہ کہ خیالات اور مخصوصوں کا محہماز انداز میں تبدل ہوا ہے، بلکہ میں معاہدوں پر دلخیوطی بھی ہوتے
ہیں۔ مسازانہ را گاندھی کو رسمتے ۱۹۴۷ء عین مشرق پاکستان پر حمل کیا تھا، اور شیخ جیب الرحمن کو رسمتے ہیں ملیویا کی کو
خوبی کو پرانا چھپا دیا، خارجہ عقیدت میں کیا گیا۔ بلکہ خدھیں ارشاد خارجہ میٹھے ہے۔ اس ضمن میں جو باست اہمیت
کی حامل ہے وہ یہ ہے کہ افغانستان کا ذکر سارک برادری کے مسوئی رکن کی حیثیت سے کیا گی۔ سوریت روں کے
وزیر خارجہ والریٹوٹ نے اسلام آباد کا دورہ کیا تاکہ ظاہر شاہ کے نئے خاتمت حاصل کر سکیں یوں کہہ یعنی کہ افغانستان
کے مقابلہ کا فیصلہ پہنچے ہے جو چکا ہے اور یہ ایک ایسی علاقائی تفہیم کے ہاتھوں ہیں آچکا ہے۔ جس کے تاریخ بھارت
کے تھیں ہیں۔ یا یہ صورت کا ہیں کوئی اینی دھکوٹ کی تشکیل و تعمیر میں سے دہلی کو کیسے خارج کیا جاسکتا ہے۔
طریقہ جب ماسکو اور کاشنگٹن سے بھارت نے طے کریا ہے کہ صرف یہیں ہمیں اینیا پرست تعلیم نہیں (جسٹ
اک جائے جس پر گاندھی کا اعتراض ریکارڈ پر موجود ہے کہ بہل اور لاری خلوقت قائم کی جائے۔ لکھیف وہ بات
فوج ہے کہ ضمیم الحجت کے نہایت نکر کے بالکل بریکس پاکستان بھی اس سفر نئی گھم جوڑ کے پس پشت کھڑا نظر آتا ہے
حزبِ موسیٰ کے راہنماء حکمت یا ریگبدین نے مکرمت پاکستان کے مقیمے اور انداز میں اس ہلکی سی جنبش کو بھی فرر
منکوس نہ کر دیا ہے۔

بڑا است تریں ہے کہ کابل میں عبوری حکومت کے خروجی کے بیسے میں روں، امریکہ اور بھارت آپس
میں ایک ہی نقطہ پر متفق ہیں۔ بلکہ شہید فیما الحجت کے تحت پاکستان بالکل مذاقہ سخت ہی کھڑا تھا۔ جس فصیلہ
کا تحریک قریب آن بینچا تو نظریات کا تغفار کیے تھا اور مسیت کی صورت میں روشن ہوا۔ ملاپ کی کون گنجائش باقی نہ رہی۔
ایک فریق یعنی مکرور فریق کو ترمیم آنا پر اتنا کہ معاملات کو جتنی طرح پر انجام کو پہنچا یا جدے کے۔ اب بہتر نہیں ہے